خاتم الانبیاء کے 40 پیغام

اُمّتِ مسلمہ کے نام

Translation in Urdu & English

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

الحدیث

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

جمع و ترتیب

مولانا فرقان احمد حفظہ اللہ

المعلم

المعلم پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

"میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا"۔ (ترمذی)

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے 40 پیغام

اُمّتِ مسلمہ کے نام

جمع و ترتیب

مولانا فرقان احمد حفظہ اللہ

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب	:	خاتم الانبیاء ﷺ کے چالیس پیغام، امت مسلمہ کے نام
تالیف	:	مولانا فرقان احمد
اشاعت	:	اول
سن اشاعت	:	محرم الحرام ۱۴۴۱ھ، اگست 2019ء
صفحات	:	56
تعداد	:	1100
فون نمبر	:	0321-3616734 , 0323-2537824 , 0321-3110100
ای میل	:	almuallimhajj@gmail.com
ملنے کا پتہ	:	المعلم پبلشرز کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصا علی سید الأولین و الآخرین و خاتم الأنبیاء و المرسلین سیدنا و شفیعنا و مولانا محمد و علی آلہ و أصحابہ افضل الوری.

أمّا بعد! مسئلہ ختم نبوت یعنی نبی اکرم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت اور وحی کا اختتام اور آپ ﷺ کا آخری نبی و رسول ہونا اسلام کے ان بنیادی عقائد اور مسائل میں سے ہے جن کو تمام عام و خاص، عالم و جاہل، شہری اور دیہاتی، مسلمان ہی نہیں بلکہ بہت سے غیر مسلم بھی جانتے ہیں۔ تقریبا 1450 سال سے کروڑہا مسلمان اسی عقیدہ پر رہے، ہر دور کے علماءِ امّت نے اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے واضح فرمایا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ترجمہ: (مسلمانو!) محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔ [1]

Muhammad ﷺ is not a father of any of your men, but he is a messenger of Allah and the last of the prophets.

علامہ قُرطُبی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں ابن عَطِیہ رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

هذه الألفاظ عند جماعة علماء الامة خلفا وسلفا متلقاة على العموم التام مقتضية نصا أنه لا نبي بعده صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [2].

ترجمہ: یہ الفاظ علماء امت کی جماعت کے ہاں...... وہ اسلاف میں سے ہوں یا بعد کے ...... عموم تام

---

[1] سورۃ الأحزاب: 40

[2] الجامع لأحکام القرآن للقرطبي – ج14 ص196

کے لیے ہیں اور اس بیان کا تقاضہ کرتے ہیں کہ "حضور (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

اور علامہ آلوسی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے خاتم النّبیّن ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے اس عالم میں وصف نبوت کے ساتھ متصف ہونے کے بعد وصف نبوت کا پیدا ہونا بالکل منقطع ہو گیا، جنّ و انس میں سے کسی میں اب یہ وصف پیدا نہیں ہو سکتا، اور یہ مسئلہ ختم نبوت اس عقیدہ سے ہر گز معارض نہیں جس پر امت نے اجماع کیا ہے اور جس میں احادیث شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں اور شاید درجۂ تواترِ معنوی کو پہنچ جائیں اور جس پر قرآن نے تصریح کی اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے منکر مثلاً فلاسفہ کو کافر سمجھا گیا ہے یعنی نزول عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں، کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے اس دنیا میں نبوت ملنے سے پہلے وصفِ نبوت کے ساتھ متصف ہو چکے تھے [1]۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمہ اللہ "ختم نبوت" کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ختم نبوت کے معنی قطعِ نبوت (نبوت ختم ہونے) کے نہیں ہیں کہ نبوت منقطع ہو گئی، ختم نبوت کے حقیقی معنی "تکمیل نبوت" کے ہیں کہ نبوت اپنی انتہا کو پہنچ کر حدِّ کمال کو پہنچ گئی ہے اب کوئی درجہ نبوت کا ایسا باقی نہیں رہا کہ بعد میں کوئی نبی لایا جائے اور اس درجہ کو پورا کرایا جائے۔ ایک ہی ذاتِ اقدس نے ساری نبوت کو حدِّ کمال پر پہنچا دیا کہ نبوت کامل ہو گئی تو ختم نبوت کے معنی تکمیل نبوت کے ہیں۔ قطع نبوت کے نہیں ہیں گویا کہ ایک ہی نبوت قیامت تک کام دے گی، کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت نہیں اس

---

[1] روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني للآلوسی — ج22 ص34

لئے کہ نبوت کے جتنے کمالات تھے وہ سب ایک ذاتِ بابرکات میں جمع کر دیئے گئے۔"

اور آگے لکھتے ہیں:

"گویا نبوت کی فہرست تھی جس پر مہر لگ گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے آکر (مُہر) لگادی اب کوئی نبی زائد ہوگا نہ کم ہوگا یہ ممکن ہے کہ بیچ میں سے کسی نبی کو بعد میں لے آیا جائے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد میں نازل ہوں گے مگر وہ اسی فہرست میں داخل ہوں گے اوران کی حیثیت متبع کی ہوگی، یہ نہیں ہے کہ کوئی جدید نبی داخل ہو۔ پچھلے نبی کو اگر اللہ تعالیٰ لانا چاہیں تو لائیں گے حضور اکرم ﷺ نے فہرست مکمل کر دی کہ اب نہ کوئی نبی زائد ہو سکتا ہے نہ کم ہو سکتا ہے۔"

اکابر علماء کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین اسلام کی بنیاد نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ پھر تو آنے والا نبی معیار بنے گا اور نبی اکرم ﷺ کی فوقیت و عظمت تو معاذ اللہ ختم ہو جائے۔

نبی اکرم ﷺ کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد دشمنانِ اسلام نئے نئے فتنے اٹھائیں گے دین میں طرح طرح کے رخنے ڈالیں گے اور خصوصاً ختم نبوت کے تعلق سے شبہات پیدا کر کے اُمتِ مسلمہ کو راہِ راست سے ہٹانے کی کوشش کریں گے لہٰذا آنحضرت ﷺ نے بطور پیش بندی اُمت کو ان آئندہ خطرات سے آگاہ فرمادیا اور اُمت کو پوری طرح چوکنا کر دیا کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے اسے وقت کا دجال، باطل پرست اور فتنہ پرور سمجھا جائے اور اسے دین سے خارج کر دیا جائے چنانچہ عقیدۂ ختم نبوت ہر زمانہ میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا جس کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا

جس کسی نے بھی دعویٰ کو قبول کیا ہے اسے متفقہ طور پر اسلام سے خارج سمجھا گیا ہے اس پر تاریخ کے بہت سے واقعات شاہد ہیں۔

مگر ماضی میں انگریز کے زیر سایہ نبی اکرم ﷺ کی پیشینگوئی کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوا۔ مرزا غلام قادیانی نے سب سے پہلے عیسائیوں کے ساتھ مناظروں کی طرف رُخ کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں نے مرزا کی حوصلہ افزائی کی، جب لوگ مرزا کی طرف مائل ہوئے تو اس نے چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ کر دیا، لیکن چونکہ عوام میں ایک تصور یہ پایا جاتا ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ چودھویں صدی میں آئیں گے تو مرزا صاحب نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ اب یہ اعتراض ہونے لگا کہ امام مہدی تو اس وقت آئیں گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ چنانچہ اس کی کو پورا کرنے کیلئے مرزا غلام قادیانی نے اعلان کر دیا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں (قابل غور بات یہ ہے کہ اس تمام عرصہ میں وہ ختم نبوت کا قائل تھا) اب یہ اعتراض ہونے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نبی اللہ تھے اور مرزا ایک امتی، پھر وہ کیسے مسیح موعود ہو سکتا ہے، تو پھر مجبوراً اس کمی کو پورا کرنے کیلئے "امّتی نبی"، "ظلی نبی"، "بروزی نبی"، "غیر تشریعی نبی" ہونے کا دعویٰ کر دیا، اور ختم نبوت کی تاویلیں شروع کر دیں، پھر مزید ترقی کرتے ہوئے "مستقل نبوت" کا دعویٰ کر دیا اور جو اس کی نبوت کا قائل نہ ہو ہر اس شخص کو جہنمی تک کہہ دیا۔

چونکہ یہ فتنہ امت کیلئے انتہائی خطرناک تھا اس لئے ہمارے اکابرین خصوصاً اور عموماً ہر طبقہ کے علماء اور تمام مسلمانوں نے تعلیمات نبوی کی روشنی میں اس فتنہ کو منطقی انجام تک پہنچاتے ہوئے شرعی اور قانونی ہر محاذ پر شکست فاش سے دوچار کیا۔ نیز قیام

پاکستان کے بعد ملکی آئین اور قانونی طور پر بھی غیر مسلم قرار دلوادیا۔

بد قسمتی سے اب یہ فتنہ مختلف شکلوں میں پھر سے سر اٹھارہا ہے، ہر صبح ایک نیا شور اور ہنگامہ برپا ہے، اور مختلف حیلوں بہانوں سے پَر پُرزے نکال رہا ہے۔ کبھی آئین میں ترمیم کا شوشہ، کبھی انتخابی حلف نامہ میں ختم نبوت کی شق سے چھیڑ چھاڑ، کبھی قادیانی مبلغ کی برطرفی پر امتیازی سلوک کا واویلا۔ دوسری طرف عوام الناس دینی شعور کی کمی اور ختم نبوت کی اہمیت و مرکزیت سے عدم واقفیت کی وجہ سے تذبذب کا شکار ہیں کہ ان کا رد عمل کیا ہو۔

یہ مختصر سی تحریر اسی فتنہ کی سرکوبی اور عوام الناس کی رہنمائی کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے جس میں عقیدۂ ختم نبوت اور اس کے متعلقات کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ کی "40 احادیث" کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ عوام الناس کو اسلام کے متفقہ عقائد سے نبوی تعلیمات کی روشنی میں آگاہ کیا جائے اور اس فتنہ کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں کو دور کیا جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ بندۂ ناچیز کی اس حقیر سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے اسے خالص اپنی اکرم ذات کیلئے کر دے، عوام الناس کو اس سے نفع عطا فرمائے اور مرتب، اس کے متعلقین اور جملہ اہلِ ایمان کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيم ، وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ، وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. اللّٰهُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا إِتِّبَاعَهُ وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا إِجْتِنَابَه.

عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق احادیث

مسئلہ ختم نبوت کی احادیث اس کثرت سے کتابوں میں موجود ہیں جن کو ایک جگہ جمع کرنا نہایت دشوار بلکہ غیر ممکن ہے، جیسا کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے دو سو دس کے قریب احادیث ''ختم نبوت کامل'' میں جمع فرمائی ہیں۔ چنانچہ ختم نبوت، حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق منتخب احادیث مع ترجمہ ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر: 1

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ" [1].

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام کی مثال اس محل کی سی ہے جس کے درو دیوار نہایت شاندار اور عمدہ ہوں، لیکن اس دیوار میں اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو اور جب لوگ اس محل کے گرد پھر کر عمارت کو دیکھیں تو عمارت کی شان و شوکت اور درو دیوار کی خوشنمائی انہیں حیرت میں ڈال دے مگر ایک اینٹ کے بقدر اس خالی جگہ کو دیکھ کر انہیں سخت تعجب ہو پس میں اس اینٹ کی جگہ بھرنے والا ہوں، اس عمارت کی تکمیل میری ذات سے ہے اور انبیاء و رسل کے سلسلہ کا اختتام مجھ پر ہو گیا ہے۔

[1] صحيح البخاري—باب خاتم النبيين صلى الله عليه وسلم: 3342

(It is related) on the authority of Abu Hurairah ﷺ, who reports the Mess-enger of Allah ﷺ to have said: “My similitude in comparison with the other prophets before me, is that of a man who has built a house nicely and beautifully, except for a place of one brick in a corner. The people go about it and wonder at its beauty, but say: 'Would that this brick be put in its place!' So I am that brick, and I am the last of the Prophets”.

فائدہ: یہ حدیث آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی واضح دلیل ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے دنیا میں اپنے رسول اور نبی بھیجنے کا جو سلسلہ انسان اول حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا تھا وہ محمد عربی ﷺ پر آکر ختم ہو گیا آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی اور رسول اس دنیا میں نہ آیا ہے اور نہ آئندہ کبھی آئے گا۔

اسی حقیقت کو آنحضرت ﷺ نے بڑے نفسیاتی طریقہ سے ایک مثال کے ذریعہ فرمایا کہ مجھ سے پہلے دنیا میں جتنے بھی رسول آئے وہ اللہ کی طرف سے جو شریعت، آئین ہدایت، علم و دین اور پیغام و احکام لائے ان کے مجموعہ کو ایک ایسا محل تصور کرو جو نہایت شاندار، مضبوط و پختہ اور دیدہ زیب ہو، لیکن اس کی دیوار میں ایک اینٹ کے برابر جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو اور وہ خالی جگہ کسی ایسے شخص کی منتظر ہو جو آکر اس کو پُر کر دے اور اس خالی جگہ کے نقص کو پورا کر کے محل کی تعمیر کا سلسلہ ختم کر دے۔ پس آنحضرت ﷺ نے پہلے آنے والے انبیاء کی بعثت، ان کی لائی ہوئی شریعت و ہدایت اور ان کے تبلیغ و ارشاد کے ذریعہ دین کا محل گویا تیار ہو چکا تھا، لیکن کچھ کسر باقی رہ گئی تھی، وہ کسر ہمارے حضرت محمد ﷺ کی بعثت مبارکہ سے پوری ہو گئی، اب نہ اللہ کا دین ناقص ہے، نہ شریعت حقہ غیر مکمل ہے اور نہ کسی نبی کے آنے کی ضرورت باقی رہ گئی ہے[1]۔

---

[1] مظاہر حق جدید — ج5ص 302-303

حدیث نمبر: 2

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ» [1].

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب نبیوں کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(It is related) on the authority of Jubain bin Mut'im رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "I am Muhammad and I am Ahmad, and I am al-Mahi (the obliterator) by whom unbelief would be obliterated, and I am Hashir (the gatherer) at whose feet mankind will be gathered, and I am 'Aqib (the last to come) after whom there will be no Prophet".

فائدہ: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے دو اسمائے گرامی آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔ اول "الحاشر" حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

چونکہ آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس لئے حشر کو آپ ﷺ کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ کیونکہ آپ

[1] صحیح مسلم — باب في أسمائه ﷺ: 2354

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد حشر ہو گا[1]۔

اور دوسرا اسم گرامی "اَلْعَاقِبُ" جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے، یعنی کہ

الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

After whom there will be no Prophet.

فائدہ: کسی شخص کے ناموں کی کثرت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نام والا بڑی شان و عظمت والا ہے۔ نام زیادہ ہونا اس کی شان و عظمت، بلندی اور اس کی فضیلت کی دلیل ہوتا ہے۔

احادیث و آثار میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے متعدد نام بیان کیے گئے ہیں، جن میں ننانوے اسماء مشہور و معروف ہیں، نیز نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اسماء پر علماءِ کرام نے مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ نے "قصیدۃ الحسنیٰ" کے نام سے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے 521 اسماء کو نظم کیا ہے۔

حدیث نمبر: 3

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ»[2].

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اپنی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر ارشاد فرمایا:

مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا۔

(It is related) on the authority of Anas رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "I have been sent and the Hour (Day of Judgment) (is at hand) as these two (fingers)".

[1] فتح الباري شرح صحيح البخاري – ج6 ص 557

[2] صحيح البخاري – كتاب الرقاق: 6139

فائدہ: امام قرطبی لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد اور کوئی نبی نہیں، میرے بعد بس قیامت ہے۔ جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے، دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں، اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں ❶۔

علامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے (یعنی دونوں کے باہم ملے ہوئے ہونے میں ہے) یعنی جس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے اور قیامت کے درمیان کوئی جدید نبی پیدا نہ ہو گا اور قیامت آپ ﷺ کے ساتھ ملی ہوئی ہونے سے یہی مراد ہو سکتی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی قربِ قیامت سے اشارہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی جدید نبی نہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ❷

ترجمہ: اللہ کا حکم آن پہنچا ہے، لہٰذا اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ۔

Allah’s command has (almost) come. So, do not demand that it

❶ التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة للقرطبي—ص 1219

❷ سورة النحل: 1

should come sooner.

ائمۂ مفسرین نے عامۃً بیان فرمایا ہے کہ آیت میں أَمْرُ اللهِ سے قیامت مراد ہے۔

حدیث نمبر: 4

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ» [1].

ترجمہ: حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں پانچ سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو میں نے ان کو نبی اکرم ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو اس کا خلیفہ و نائب نبی ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

(It is related) on the authority of Abu Hurairah رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: “Banu Isra'il were ruled over by the Prophets. When one Prophet علیہ السلام died, another succeeded him; but after me there is no prophet and there will be caliphs and they will be quite large in number”.

فائدہ: نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد میں اول تو نبوت کے بالکلیہ انقطاع اور اختتام کی خبر دی۔ اور پھر جو چیز نبوت کے قائم مقام آپ ﷺ کے بعد باقی رہنے والی تھی اس کو بھی بیان فرمادیا۔ اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی بروزی نبی آنے والا تھا اور نبوت کی کوئی قسم

[1] صحیح مسلم — کتاب الإمارۃ: 1842

بروزی یا ظلی مستقل یا غیر مستقل، تشریعی یا غیر تشریعی دنیا میں باقی رہنے والی تھی تو سیاق کلام کا تقاضا تھا کہ اس کو ضرور اس جگہ ذکر فرمایا جاتا۔اور جب آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد نبوت کا قائم مقام صرف خلافت کو قرار دیا ہے تو یہ اس بات کا صاف اور واضح اعلان ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ظلی، بروزی، غیر تشریعی، غیر مستقل نبی نہیں ہو سکتا (جیسا کہ مرزا ملعون کا دعویٰ ہے)۔

حدیث نمبر: 5

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ"[1].

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے:

1. مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔
2. رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔
3. مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔
4. روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا ہے۔
5. مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔
6. اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

[1] صحیح مسلم — کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ: 523

(It is related) on the authority of Abu Hurairah رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah صلی اللہ علیہ وسلم to have said: "I have been given superiority over the other prophets in six respects: I have been given words which are concise but comprehensive in meaning; I have been helped by terror (in the hearts of enemies): spoils have been made lawful to me: the earth has been made for me clean and a place of worship; I have been sent to all mankind and the line of prophets is closed with me".

فائدہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد "نبوت و رسالت کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا"، کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے وحی آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا، رسالت تمام ہوئی، اب میرے بعد کسی کو نبی اور رسول نہیں بنایا جائے گا کیونکہ اللہ کا دین مکمل ہو گیا ہے۔ قیامت کے قریب حضرت عیسی علیہ السلام کا اترنا بھی اسی دین کو مضبوط بنانے اور زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے لئے ہو گا۔

حدیث نمبر: 6

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»[1].

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک میری امت کے کئی قبائل مشرکین کے ساتھ نہیں مل جائیں اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے اور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا یہی دعوی ہو گا کہ وہ نبی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے

[1] جامع الترمذي — أبواب الفتن: 2219

بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(It is related) on the authority of Thawban رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "The Hour (Day of Judgment) will not come till tribes of my ummah join the polytheists and worship idols. And, in my ummah there will be thirty liars each of them assuming that he is a Prophet while I am the seal (or last) of the Prophets. There is no Prophet after me".

فائدہ: سبحان اللہ! فرمانِ مصطفوی کیسے لطیف الفاظ میں اپنا مطلب واضح طور پر زبان حال سے سعید الفطرت لوگوں کے لئے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ میرے بعد تیس جھوٹے فریبی میری امت میں ایسے بھی پیدا ہوں گے جو اپنے زعم باطل میں یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہم نبی اللہ ہیں، حالانکہ میں نبوت کا ختم کرنے والا ہوں۔

اس پیش گوئی نے ہر امتی کو یہ عقیدہ رکھنے پر مجبور کر دیا کہ امتی ہو کر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کذاب و دجال سمجھا جائے۔ جبکہ لا نبی بعدی کی حدیث اور ختم نبوت کا مشہور مفہوم اتنا متفق علیہ اور روایت کے لحاظ سے اتنا اہم تھا کہ کسی کو اس سے انکار کی مجال نہ تھی۔ حتی کہ جب تک مرزا غلام احمد کو نبی بننے کا شوق نہ چڑھا تھا وہ بھی مدّعی نبوت کو کافر و کاذب کہتا رہا۔

اس واضح ارشاد کے بعد کسی کو مجال نہ تھی کہ نبوت کا دعویٰ کرے لیکن نبی اکرم ﷺ کی دوسری پیشنگوئیوں کی طرح یہ پیشنگوئی بھی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور اس پیشگوئی کا ظہور آپ ﷺ کے عہد مبارک سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ مسیلمہ اور عنسی آپ ﷺ کے زمانہ میں ہی ظاہر ہوئے اور آپ ﷺ کے حکم کے ماتحت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کو کاذب سمجھا اور آخر کار جو دجالین کے ساتھ برتاؤ چاہیئے تھا وہی ان کے ساتھ کیا گیا۔

حدیث نمبر: 7

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ ﷺ: «إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ»، قَالَ: فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «لَكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ» [1].

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہیں اور اب میرے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں کے لئے باعث رنج ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن بشارتیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بشارتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔

(It is related) on the authority of Anas Ibn Malik رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "Indeed, Messengership and Prophet hood have ceased. So, there is no Messenger after me and no Prophet". That seemed hard on the people. So he added, "But the mubashirat (glad tidings)". The companions (sahabah) said, "O Messenger of Allah ﷺ and what are the mubashirat (glad tidings)?" He said, "Dreams of a Muslim and they are a portion of the portions of Prophet hood".

فائدہ: اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نبوت بالکلیہ ختم ہو چکی ہے اور وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا ہے، البتہ اجزائے نبوت میں سے ایک جزو مبشرات باقی ہے یعنی سچے خواب جو مسلمان دیکھتے ہیں، یہ بھی نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

اس حدیث میں ایک بات اور قابل غور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انقطاع نبوت کے ذکر

[1] جامع الترمذي—أبواب الرؤيا: 2272

کے ساتھ صرف رؤیائے صالحہ کے بقاء کا ذکر فرمایا ہے اور کسی قسم کی نبوت کا نام نہیں لیا جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ کے نزدیک نبوت کی کوئی قِسم آپ ﷺ کے بعد باقی نہیں رہی ورنہ ضروری تھا کہ نبوت کی جو قِسم باقی رہنے والی ہے بجائے سچے خواب کے اس قسم کا ذکر فرمایا جاتا۔

حدیث نمبر: 8

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ»[1].

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔

(It is related) on the authority of Uqbah ibn Aamir رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "If there were to be a Prophet after me then he would be Umar ibn Al-Khattab".

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں کمالات نبوت موجود ہیں اور اس امت کے فضلاء کمالات نبوت سے محروم نہیں بلکہ کمالات نبوت میں سے ان کو وافر حصہ ملا ہے، البتہ آپ ﷺ کی نبوت چونکہ قیامت تک باقی اور قائم ہے، اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو عہدۂ نبوت دینے کی نہ ضرورت ہے اور نہ مناسب، کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت قائم ہوتے ہوئے کسی کو عہدۂ نبوت دینا آپ ﷺ کی کسرِ شان ہے اس لئے عہدۂ نبوت کسی کو نہیں دیا گیا۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں کمالاتِ نبوت موجود تھے، مگر ان کو عہدۂ نبوت نہیں دیا گیا کیونکہ سلسلۂ نبوت ختم کر دیا گیا ہے۔

[1] جامع الترمذي—أبواب المناقب—باب: 3686

حدیث نمبر: 9

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ»[1].

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا پیشوا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں قیامت کے روز پہلا شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعت ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

(It is related) on the authority of Jabir ibn Abdullah رضي الله عنه, who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: “I am the leader of the Messengers, and I don’t boast. I am the last of all the Prophets, and I still do not boast. I am the first to intercede (for the sinners) and the first to be accepted as intercessor, and still I do not boast”.

فائدہ: یہ حدیث بھی اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ نبوت تمام نبیوں کے سردار فخر رسل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ظلی ہو یا بروزی نہیں آسکتا۔

حدیث نمبر: 10

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ: بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ[2].

ترجمہ: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے فرد حضرت ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و صفات کا تذکرہ

---

[1] سنن الدارمي—باب ما أعطي النبي صلى الله عليه وسلم من الفضل: 49

[2] جامع الترمذي—أبواب المناقب: 3638

کرتے تو ضرور یہ بھی فرماتے: آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان نبوت کی مہر ہوتی اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

(It is related) on the authority of Ibrahim bin Muhammad رحمۃ اللہ علیہ, who reports that Sayyidina Ali رضی اللہ عنہ described the Prophet ﷺ saying: "Between his shoulders was the seal of Prophet hood, He was the seal of the Prophets (the Last of the Prophets)".

فائدہ: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی معنوی صفت کو حسّی شکل میں بھی ظاہر کر دیا گیا تھا۔ کتب سابقہ میں بھی مہر نبوت آپ ﷺ کی ایک علامت کے طور پر بتلائی گئی تھی۔ اس لیے اہل کتاب کے بعض لوگوں نے جب اسلام قبول کرنے کیلئے علامات نبوت معلوم کرنا چاہی تو آپ ﷺ کی مہر نبوت کو بھی تلاش کیا۔ نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا محض شاعرانہ لقب نہ تھا بلکہ مہر نبوت اور آخری نبی ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے۔

حدیث نمبر: 11

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي عِنْدَ اللهِ مَكْتُوبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ»[1].

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ الفزاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس وقت خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا۔

[1] صحیح ابن حبان—باب بدء الخلق: 6404

(It is related) on the authority of Arbaz bin Saria رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah صلی اللہ علیہ وسلم to have said: "To Allah I was 'Khatam-un-Nabieen' (the last of the Prophets) while the leaven of Adam علیہ السلام was between the water and the mud (before he came into existence still under fermentation)".

فائدہ: اس حدیث کا منشاء بھی صرف تحریر وکتابت نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ خلعتِ ختم نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت پہنایا جاچکا تھا۔ جب کہ ابو البشر (حضرت آدم) علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلعت وجود بھی نہیں پہنا تھا۔ یعنی جب عالم تکوین کی ہر معمولی سے معمولی چیز مقدر ہوئی تو جن کے وجود پر عالم تکوین کی آبادی کا مدار تھا۔ ان کا خاتم النبیین ہونا بھی اسی وقت مقدر ہو چکا تھا۔

حدیث نمبر: 12

عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: " فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ: مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي "[1].

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امّت میں ستائیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے، اُن میں سے چار عورتیں ہوں گی، اور (اچھی طرح سے یاد رکھو کہ) میں ہی آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(It is related) on the authority of Arbaz bin Saria رضی اللہ عنہ, who reports the Messenger of Allah صلی اللہ علیہ وسلم to have said: "To Allah I was 'Khatam-un-Nabieen' (the last of the Prophets) while the leaven of Adam علیہ السلام was between the water and the mud (before he came into existence still under fermentation)".

[1] مسند أحمد ج38ص380: 23358

فائدہ: نبی اکرم ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور عہدِ نبوّت ہی سے اُن جھوٹے، ملعون کذابوں کا سلسلہ شروع ہوگیا جنہوں نے نبوّت کا دعویٰ کرکے مختلف زمانوں میں فتنے کھڑے کئے، اب تک بہت سے لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہے، اُن میں سے چند بڑے بڑے اور مشہور دجالوں اور ملعونوں کے نام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

1. مُسَیلِمہ کَذاب
2. اسودِ عَنْسی
3. طُلیحہ اَسَدی
4. سَجاح بنت حارث
5. حارث کَذاب دِمشقی
6. مُغیرہ بن سعید
7. بیان بن سمعان
8. صالح بن طریف
9. اسحاق اَخْرس
10. علی بن محمد خارجی
11. استاد سیس خُراسانی
12. مختار بن ابو عبید ثقفی
13. حمدان بن اَشْعَث قرمطی
14. علی بن فضل یمنی
15. حامیم بن من اللہ
16. عبد العزیز باسندی
17. ابو طیب احمد بن حسنین متنبی
18. ابو القاسم احمد بن قسی
19. عبد الحق بن سبعین مرسی
20. بایزید روشن جالندھری
21. میر محمد حسین مشہدی
22. مرزا غلام احمد قادیانی

(علیھم ما علیھم)

حدیث نمبر: 13

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: «أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ

لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي»❶.

ترجمہ: مصعب بن سعد اپنے والد سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کو گھر میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بچوں اور عورتوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) تم کو خوش ہونا چاہیے کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ یہ ہے جیسے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک ہارون کا مگر یہ کہ میرے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(It is related) on the authority of Musab bin Saad رحمۃ اللہ علیہ, who reports the Saad bin Abi Waqas رضی اللہ عنہ to have said: "Allah's Apostle صلی اللہ علیہ وسلم set out for Tabuk, appointing Ali رضی اللہ عنہ as his deputy (in Medina). Ali said: "Do you want to leave me with the children and women?" The Prophet صلی اللہ علیہ وسلم said: "Will you not be pleased that you will be to me like Aaron علیہ السلام to Moses علیہ السلام? But there will be no prophet after me".

فائدہ: حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کے بارے میں امّت کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب بہترین لوگ ہیں اور ان میں بھی خلفائے راشدین جن کی سنت کا اتباع بھی مثل سنت نبویہ امت کیلئے ضروری سمجھا گیا ہے وہ بھی رتبۂ نبوت کو نہیں پاسکتے تو ان کے بعد کوئی غوث، یا قطب یا ولی یقینا اس درجہ کو نہیں پا سکتا، کیونکہ اس بات پر امت کا اتفاق ہے کہ کوئی ولی کتنا ہی ترقی کرے مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا، افضل ہونا تو دور کی بات ہے، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ غیر نبی، نبی سے افضل نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور واضح فرمایا کہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صحيح البخاري — كتاب المغازي: 4154

کے بعد نبوت کا سلسلہ مکمل ہو گیا ہے اور کوئی نبی نہیں آنے والا تو تمہارا رتبہ اگرچہ ہارون علیہ السلام کا سا ہے مگر تم کو نبوت حاصل نہیں اور مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں: مگر تم نبی نہیں ہو۔

حدیث نمبر: 14

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا، حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ، وَحَذَّرَنَاهُ، فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: "إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ [1].

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں زیادہ تر دجال کے بارے میں گفتگو فرمائی، اور ہمیں اس سے ڈرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے، زمین میں دجال سے بڑا فتنہ ظاہر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا، اس نے اپنی امت کو دجال سے ضرور ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

(It is related) on the authority of Abu Umama al Bahili رضی اللہ عنہ, who reports that The Messenger of Allah صلی اللہ علیہ وسلم addressed us, and most of his speech had to do with telling us about Anti Christ (Dajjal). He warned about him, and among the things he said was: 'There will not be any tribulation on earth, since the time Allah created the offspring of Adam, that will be greater than the tribulation of Anti Christ (Dajjal). Allah has not sent any Prophet but he warned his nation about Anti Christ (Dajjal). I am the last of the Prophets, and you are the last of the nations''.

[1] سنن ابن ماجه–باب فتنة الدجال: 4077

فَائِدَہ: قابل غور بات ہے کہ اس حدیث میں بھی کس وضاحت سے حضور اکرم ﷺ نے اعلان فرمایا ہے کہ میں سب سے آخر نبی ہوں میرے بعد کسی کو منصبِ نبوت نہیں ملے گا اور تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی اور امت نہ ہو گی۔ پس سلسلہ منصب نبوت ختم ہو گیا۔ یعنی سرورِ عالم محمد ﷺ سلسلہ نبوت کی وہ آخری کڑی ہیں جن کے بعد نبوت کا دروازہ قیامت تک کے لئے بند کر دیا گیا، اب جو بھی پیدا ہو گا وہ امتی ہی ہو گا، نبی کی خلعت آپ ﷺ کے بعد کسی کو عطاء نہیں کی جائے گی۔

حدیث نمبر: 15

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ، وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ»[1].

تَرْجَمَہ: حضرت ابو امامہ باہلی (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں، پس اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، رمضان کے روزے رکھتے رہو، خوشدلی کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ دیتے رہو اور اپنے خلفاء و حکمرانوں کی اطاعت کرتے رہو، تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(It is related) on the authority of Abu Umama al Bahili رضي الله عنه who reports the Messenger ﷺ to have proclaimed in his sermon on the Last Pilgrimage: "O people, indeed there shall not come any

---

[1] المعجم الكبير ج8ص160-161: 7617، وأورده الهيثمي في "المجمع" 470/8، وقال: رواه الطبراني ورجال أحد الطريقين ثقات وفي بعضهم ضعف.

Prophet after me, nor shall there be any other Nation (*Ummah)* after you. Therefore worship yourLord and say the stipulated five-time prayers, keep fasts during the month (of Ramadan), and pay the poor-due from your properties with alacrity. You should also obey the commanders of your affairs so that you enter the Paradise of your Lord".

فائدہ: امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والتحیہ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے انعامات ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس امت سے خوب کام لیا ہے اور قیامت تک اسی امت کے باقی رکھنے کا فیصلہ فرمایا، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر واضح الفاظ میں بیان فرمایا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہ امت آخر الامم یعنی آخری امت ہے۔

الغرض یہ بات واضح ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت اس امت کے اتحاد کی اساس وبنیاد ہے اور اس کی حفاظت ہر اس شخص پر فرض ہے جو اپنے آپ کو حضور ﷺ کا امتی شمار کرتا ہے۔

حدیث نمبر: 16

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ»[1].

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: پیدائش کے اعتبار سے میں سب نبیوں سے پہلے ہوں اور دنیا میں آنے کے اعتبار سے سب سے آخر میں ہوں پس مجھ سے ابتدا کی ہے۔

---

[1] المعجم الشامیین للطبراني ج4ص34-35: 2662 قال السخاوي في المقاصد: أبو نُعيم في الدلائل، وابن أبي حاتم في تفسيره، وابن لال، ومن طريقه الديلمي، كلهم من حديث سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن أبي هريرة به مرفوعا، وله شاهد من حديث ميسرة الفخر.

(It is related) on the authority of Abu Hurairah ﷺwho reports the Prophet ﷺ to have said: “I was the first in respect of creation and I am the last of them in respect of Resurrection”.

فَائِدَہ: یعنی سرور کائنات رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفی ﷺ ارادہ خداوندی میں اور وصف نبوت سے متصف ہوتے ہیں تو ساری کائنات سے پہلے، لیکن ظاہر سب کے بعد میں ہوئے۔ افسوس! اس قدر قرآنی آیات اور نبوی ارشادات کے باوجود منکرین ختم نبوت کہتے پھرتے ہیں کہ خاتم النبیین کا مطلب آخری نبی نہیں ہے۔

حدیث نمبر: 17

عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ»❶.

تَرجَمہ: حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں انبیاء (علیہم السلام) میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد میں آخری مسجد ہے۔

(It is related) on the authority of Abu Hurairah رضی اللہ عنہ who reports the Prophet ﷺ to have said: “I am the last of the Prophets and my mosque is the last of the mosques”.

فَائِدَہ: مرزائی دنیا حدیث کے الفاظ کا مطلب یہ لیتی ہے کہ روایت کے الفاظ آخِرُ الْمَسَاجِدِ کے مطابق جس طرح مسجد نبوی کے بعد دنیا میں اور مساجد تعمیر ہوئی اسی طرح آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ کے معنی بھی یہ نہیں ہوں گے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم — کتاب الحج: 1394

أَنَا خَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ، وَمَسْجِدِي خَاتَمُ مَسَاجِدِ الأَنْبِيَاءِ [1].

ترجمہ: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔

(It is related) on the authority of 'A'isha رضی اللہ تعالیٰ عنہا who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "I am the Last of the Prophets, and my Mosque (at Madinah) is the last of the Mosques (ever built by a Prophet)".

یعنی خاتم المساجد کے معنی خاتم مساجد الانبیاء ہیں، اس طرح قادیانی تحریف کے منصوبے خاک میں مل گئے۔

حدیث نمبر: 18

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أَنَا رَسُولُ مَنْ أَدْرَكْتُ حَيًّا وَمَنْ يُولَدُ بَعْدِي" [2]

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں زندگی میں پاؤں اور اس شخص کا بھی رسول ہوں جو میرے بعد پیدا ہوگا۔

(It is related) on the authority of al-Hasan رحمۃ اللہ علیہ as a *mursal hadith* that the Messenger of Allah ﷺ to have said: "I am a Messenger for those whom I find living or who should be born after me".

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک جو انسان دنیا میں آئیں گے ان کے نبی صرف آپ ﷺ ہی ہیں اور کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ کیا اس قسم کی صاف صاف احادیث اور ارشاداتِ نبویہ کے بعد بھی مسئلہ ختم نبوت کا کوئی پہلو چھپا ہوا رہتا ہے؟ اور کیا اس کے

---

[1] قال علاء الدين المتقي في كنز العمال(ج12ص270) : الديلمي وابن النجار، وأورده الهيثمي في "المجمع" 670/3، وقال: رواه البزار وفيه موسى بن عبيدة وهو ضعيف.

[2] الطبقات الكبرى لابن سعد — ج1ص191

بعد بھی مرزائی امت کیلئے وقت نہیں آیا کہ وہ اپنے خیالاتِ باطلہ سے تائب ہو جائیں؟

حدیث نمبر: 19

عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ لَهُ، حِيْنَ جَاءَتْ عَشِيْرَتُهُ يَطْلُبُوْنَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ، فَقَالُوْا لَهُ: امْضِ مَعَنَا يَا زَيْدُ، فَقَالَ: مَا أُرِيْدُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَدَلًا وَلَا غَيْرِهِ أَحَدًا، فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّا مُعْطُوكَ بِهَذَا الْغُلَامِ دِيَاتٍ، فَسَمِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّا حَامِلُوْهُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: «أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي خَاتَمُ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَأُرْسِلُهُ مَعَكُمْ» [1].

ترجمہ: صحابیٔ رسول حضرت زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) اپنے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہ کر مسلمان ہو گیا تو میرے رشتے دار مجھے تلاش کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے یہاں پہنچے اور مجھے دیکھ کر کہا: اے زید تم ہمارے ساتھ چلو۔ حضرت زید (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر کسی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔ یہ سن کر میرے رشتہ داروں نے رسول اللہ ﷺ کو پیشکش کی کہ ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ بہت سامال دیں گے، آپ ﷺ جو چاہیں فرمائیں ہم وہ پیش کر دیں گے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں، وہ یہ کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا آخری نبی اور رسول ہوں، یہ گواہی دینے کے بعد میں اس لڑکے کو تمہارے حوالہ کر دوں گا۔

(It is related) on the authority of Zaid ibn Haritha رضي الله عنه in connection with a long story about him when some of the people of his house (or tribe) came to the Messenger of Allah ﷺ in search of him while he had embraced Islam. They asked him: ‘O Zaid, rise and

---

[1] المستدرك على الصحيحين - ج3 ص 235–237.

accompany us back (to the tribe).' He replied: 'I cannot deem anything of value equal unto the society of the Messenger of Allah in any way!' Then they addressed the Messenger of Allah and said: 'O Muhammad sallallahu alayhi wasallam, we're prepared to offer to you as many *diyas* (bloodwits) as you would like to name for this child, so that we may carry him with us.' The Messenger asked them to profess that there was none worthy to be worshipped except Allah, and that I am the last of his Messengers and His Prophets, then I shall let the boy go with you".

حدیث نمبر: 20

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخٍ لِي مِنْ قُرَيْظَةَ، فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ أَلَا أَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عُمَرُ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، قَالَ: فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ، وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ، إِنَّكُمْ حَظِّي مِنَ الْأُمَمِ، وَأَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ». [1]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک کتاب لے کر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! بنو قریظہ میں میرا اپنے ایک بھائی پر گزر ہوا تو اس نے مجھے تورات کی جامع باتیں لکھ کر مجھ کو دی کیا وہ میں آپ کے سامنے پیش کروں اس پر نبی اکرم ﷺ کے روئے انور کا رنگ تبدیل ہو گیا میں نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے یہ دیکھ کر عرض کیا ہم اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر

[1] مسند أحمد-ج30ص280

اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو رسول مان کر راضی ہیں تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وہ کیفیت ختم ہو گئی پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) بھی زندہ ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگتے تو تم گمراہ ہو جاتے امّتوں سے تم میرا حصہ ہو اور انبیاء میں سے میں تمہارا حصہ ہوں۔

(It is related) on the authority of 'Abdullah ibn Thabit رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ who reports that once 'Umar رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ came to the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم and said: 'O Messenger of Allah, I passed by one of my brothers belonging to the tribe of Quraiza (Jews). He wrote for me a few of the lines from the *Torah* so that I should place them before you.' On (hearing this) the face of the Messenger صلی اللہ علیہ وسلم blushed with anger, and he said: 'By Him in Whose Hand is my soul, if Musa عَلَیْہِ السَّلَام should now appear among you and you begin to follow him, surely you shall be led astray; for, you are my part of all the nations; and I am your part of all the Prophets".

فائدہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس ارشاد گرامی سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی لائی ہوئی شریعت اتنی مکمل اور واضح ہے کہ اگر آج موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی میری شریعت کے پابند اور میرے احکام کے مطیع ہوتے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد کسی ظلی بروزی تشریعی و غیر تشریعی نبی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔

حدیث نمبر: 21

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُطَوَّلُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى النَّاسِ.........فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُونَ: يَا عِيسٰى، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا، فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، فَإِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

فَيَقُولُ عِيسَى أَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ قَدْ خُتِمَ عَلَيْهِ، هَلْ كَانَ يُقْدَرُ عَلَى مَا فِي الْوِعَاءِ حَتَّى يُفَضَّ الْخَاتَمُ؟ فَيَقُولُونَ: لَا. قَالَ: فَإِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ [1].

ترجمہ: حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سارے مسلمان اکٹھے ہوں گے ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی اور وہ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے پروردگار کے سامنے کسی کی سفارش لے کر جائیں تو شاید وہ ہمیں اس جگہ سے راحت عطاء فرما دے........جب لوگ شفاعت کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: یہ کام میں نہ کروں گا لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اس لئے کہ وہ خاتم النبیین ہیں وہ تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی گئی ہیں، پھر عیسیٰ علیہ السلام دریافت فرمائیں گے کہ تم بتاؤ کہ اگر کسی ایسے برتن میں سامان ہو جس پر مہر لگا دی گئی ہو تو کیا مہر توڑنے سے پہلے اس برتن کے اندر کی چیز کو حاصل کیا جا سکتا ہے؟ لوگ کہیں گے نہیں، پھر عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(It is related) on the authority of Anas bin Malik رضي الله عنه in a (lengthy) *hadith* concerning *shafa'a* (intercession) that the Prophet ﷺ is reported to have said to (some of) his Companions: When people would request Jesus عليه السلام on the Day of Resurrection (to intercede for them), so that their accounts are (favourably) settled. He will reply: I am nothing here and of no avail to you, But Go to Muhammad ﷺ, he is the last of the Prophets, he has come here this day; he has been forgiven all previous and future sins, Jesus عليه السلام will ask: Do you think if a substance is placed in a utensil which is then sealed up, can the substance in the utensil be had without breaking the seal? They would say: No. He would then say: Muhammad ﷺ is the Seal of the Prophets (the last of the Prophets).

---

[1] مسند أحمد ج21ص211-212: 13590

فَائِدَہ: اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن بھی نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرنا پڑے گا بلکہ جب تک نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار نہ ہو گا شفاعت نہ ہو سکے گی، اور جو لوگ نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے ان کو نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے کچھ نہ ملے گا وہ آپ ﷺ کے دشمن ہیں ان کو ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا۔

خُلَاصَہ: یہ چند احادیث ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے ختم نبوت کا قطعی اعلان فرما کر ہر قسم کی تاویل اور تخصیص کا راستہ بند کر دیا ہے اور یہ بات بھی بخوبی واضح ہو گئی کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد پچھلے تمام ادیان منسوخ ہو گئے، اب وہ اسلام نہیں بلکہ آج اسلام صرف وہ دین ہے جو آنحضرت ﷺ کے واسطے سے پہنچا ہے، یہی اسلام اب تمام انسانوں کے لئے مدارِ نجات ہے، اس کے سواء کوئی دین مقبول اور ذریعۂ نجات نہیں، اس لئے صاف طور پر اعلان کر دیا گیا:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ❶

تَرْجَمَہ: بیشک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

Truly, the (recognized) religion in the sight of Allah is Islam.

اور دو ٹوک الفاظ میں کہہ دیا گیا:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ❷

تَرْجَمَہ: جو کوئی شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا، اور آخرت میں وہ ان لوگوں میں شامل ہو گا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہیں۔

Whoever seeks a faith other than Islam, it will never be accepted from him, and he, in the Hereafter, will be among the losers.

---

❶ سورۃ آل عمران: 19

❷ سورۃ آل عمران: 85

منکر ختمِ نبوت کا حکم

جب معلوم ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایک اجماعی معاملہ ہے، تو اب ختم نبوت کے منکر کا حکم کیا ہو گا؟ تو علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ روح المعانی میں فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر قرآن مجید نے تصریح فرمائی اور احادیثِ نبویہ ﷺ نے صاف طور سے ان کو بیان فرمایا اور اس پر تمام امتِ محمدیہ کا اجماع ہے، اسلئے اس کا منکر کافر سمجھا جائے اور اگر اس پر اصرار کرے تو قتل کر دیا جائے❶۔

مرزا قادیانی اور ختم نبوت

احادیث نبویہ اور امت مسلمہ کا عقیدہ تو آپ نے بخوبی جان لیا، اب مرزا غلام احمد قادیانی کی ہذیان بھی پڑھئے:

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں، صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہِ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ جو کچھ ہیں، قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے، اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کر لے، تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ

❶ روح المعاني– ج22ص41

سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔"[1]

عقیدہ ظہورِ مہدی

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اخیر زمانے میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور برحق اور صدق ہے اور ان کا ظہور اس قدر روایات سے ثابت ہے، چنانچہ حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام سفارینی نے فرمایا ہے کہ خروج مہدی کی روایات اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور یہ بات علماء اہلسنت کے درمیان اس درجے مشہور ہیں کہ وہ ان کے عقائد میں شمار ہوتی ہیں، پس امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور پر حسب بیان علماء وعقائد اہلسنت والجماعت ایمان لانا ضروری ہے[2]۔

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے "مہدی" کا دعویٰ بھی کیا تھا، چنانچہ ایک مقام پر مرزا ملعون لکھتا ہے:

"وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانے میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں[3]۔

---

1. براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 184، روحانی خزائن — ج21ص 354
2. التعلیق الصبیح علی مشکاۃ المصابیح — ج6ص 198
3. تذکرۃ الشہادتین — ص2

مرزا ملعون کے اس دعویٰ کا احادیث کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں، لہٰذا حضرت مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنما ارشادات ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر: 22

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ»[1].

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

(It is related) on the authority of Abu Hurairah رضي الله عنه who reports the Messenger of Allah صلى الله عليه وسلم to have said: How will you be when the son of Mary عليه السلام (i.e. Jesus) descends amongst you and your leader will be from amongst you.

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام الگ الگ مقدس ہستیاں ہیں۔ لیکن! قادیانی جماعت کی بدنصیبی اور ایمان سے محرومی دیکھیے۔ ان کا مؤقف ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ایک ہی شخصیت ہے اور وہ مرزا قادیانی ہے۔ حالانکہ مسیح علیہ السلام اور مہدی رضی اللہ عنہ دو علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ ان کے نام، کام، جائے پیدائش، جائے نزول، وقت ظہور، مدت قیام، عمر، دونوں علیحدہ تفصیلات کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

---

[1] صحيح البخاري — كتاب الأنبياء: 3265

حدیث نمبر: 23

عَنْ جَابِرَ بْن عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» ، قَالَ: " فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ "[1].

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت قیامت تک مسلسل حق پر قتال کرتی رہے گی (اور غالب رہے گی، فرمایا: پھر حضرت عیسی ابن مریم نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا کہ آیئے! اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ کہیں گے نہیں، بلکہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں اس امت کی عند اللہ عزت و شرافت کی وجہ سے۔

(It is related) on the authority of Jabir bin Abdullah رضي الله عنه who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: A section of my people will not cease fighting for the Truth and will prevail till the Day of Resurrection. He said: Jesus son of Mary عليه السلام would then descend and their (Muslims') commander would invite him to come and lead them in prayer, but he would say: No, some amongst you are commanders over some (amongst you). This is the honour from Allah for this Ummah.

فائدہ: اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام الگ الگ مقدس ہستیاں ہیں۔

[1] صحیح مسلم – کتاب الإیمان: 156

حدیث نمبر: 24

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي، مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ»❶.

ترجمہ: حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میرے خاندان میں سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

(It is related) on the authority of Umm-e-Salamah رضی اللہ تعالیٰ عنہا who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: “The Mahdi will be of my family, of the descen-dants of Fatimah”.

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ سادات میں سے ہوں گے۔ اس کے برعکس مرزا غلام احمد ملعون کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے یہ ایک دلچسپ معمہ ہے، کیونکہ مرزا ملعون نے خود کو اپنی کتابوں میں ترک، ایرانی، اسرائیلی، فاطمی اور چینی وغیرہ بتایا ہے۔ دوسرے خاندانوں میں داخل ہونے کی یہ کوششیں بلا ضرورت نہ تھی بلکہ اپنے مشن کو کامیاب بنانے کی خاطر جھوٹ و فریب کا سہارا لیا گیا، اور جب علماء نے مرزا ملعون کا تعاقب کیا تو جان بچانے کیلئے یہ بھی لکھ دیا: میں وہ مہدی نہیں جو عترتِ رسول اور اولادِ فاطمہ کا مصداق ہو گا❷۔

حدیث نمبر: 25

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ»❸.

---

❶ سنن أبي داود – كتاب المهدي – 4284

❷ براہین حصہ پنجم صفحہ 185

❸ سنن أبي داود – كتاب المهدي – 4285

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے روشن وکشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے، وہ روئے زمین کو انصاف وعدل سے بھر دیں گے، جس طرح کہ وہ ظلم و ستم سے بھری تھی وہ (یعنی مہدی) سات برس تک روئے زمین پر برسر اقتدار اور قابض رہیں گے۔

(It is related) on the authority of Abu Sa'id al-Khudri رضی اللہ عنہ who reports the Messenger of Allah صلی اللہ علیہ وسلم to have said: "The Mahdi will be of my stock, and will have a broad forehead a prominent nose. He will fill the earth will equity and justice as it was filled with oppression and tyranny, and he will rule for seven years".

فائدہ: اس کے علاوہ دیگر احادیث میں بھی حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ متوسط قدو قامت کے مالک، گندمی رنگ، کشادہ پیشانی، بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والے، لمبی اور ستواں ناک والے ہوں گے۔

اس کے برعکس مرزا قادیانی کے مرید مفتی محمد صادق کے مطابق مرزا کی شکل بالکل سادہ گنواروں کی طرح تھی،اور مولوی شیر علی کے مطابق مرزا کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں، اس کے علاوہ بال بھی کم کم تھے۔اس سے معلوم ہوا کہ بدنصیب ہیں وہ لوگ جو یہ سب جاننے کے باوجود ایک ایسے شخص کو نبی مانتے ہیں جس کی نہ تو آنکھیں درست تھیں اور نہ عقل۔

حدیث نمبر: 26

عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ» - قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ: «لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ». ثُمَّ اتَّفَقُوا - «حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي» - أَوْ «مِنْ أَهْلِ بَيْتِي» - يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي [1].

[1] سنن أبي داود — كتاب المهدي — 4282

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کے اختتام پذیر ہونے میں صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل و دراز کر دے گا، یہاں تک کہ پروردگار میری نسل میں یا یہ فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہو گا۔

(It is related) on the authority of Abdullah ibn Mas'ud رضي الله عنه who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "If only one day of this world remained. Allah would lengthen that day (according to the version of Za'idah), till He raised up in it a man who belongs to me or to my family whose father's name is the same as my father's".

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا اصل نام تو "محمد" ہو گا اور لقب "مہدی" ہو گا، نیز سادات سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کا تعلق کس خاندان سے تھا؟ اس کی کچھ تفصیل پہلے گزر چکی۔

حدیث نمبر: 27

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ» [1].

ترجمہ: حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر زمانہ میں ایک خلیفہ (یعنی سلطان برحق) پیدا ہو گا جو ضرورت مندوں، مستحقین کو خوب مال تقسیم کرے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا (یعنی لوگوں میں بے حساب مال و دولت تقسیم کرے گا)۔

(It is related) on the authority of Jabir bin 'Abdullah رضي الله عنه who reports

[1] صحيح مسلم — كتاب الفتن وأشراط الساعة: 2914

the Messenger of Allah ﷺ to have said: "There would be in the last phase of the time a caliph who would distribute wealth but would not count".

فَائِدَہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے نظام حکومت کی مالی حالت بہت زیادہ اچھی ہوگی، فتوحات اور مال غنیمت وغیرہ کے ذریعہ ان کی آمدنی کا کوئی حساب نہیں ہوگا، لیکن وہ اس مال و دولت کو اپنی شان و شوکت بڑھانے اور اپنی زندگی کو پر تعیش بنانے پر خرچ نہیں کریں گے، بلکہ وہ اس دولت کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی ضروریات میں خرچ کریں گے اور اپنی طبعی سخاوت کی وجہ سے دونوں ہاتھ بھر بھر کر یہ دولت لوگوں میں تقسیم کریں گے۔

اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کو کبھی سیاسی سیادت نصیب نہ ہوئی اور علمائے اسلام کے مقابلے میں ہمیشہ شکست کا سامنا کرنا پڑا، اس کے علاوہ مرزا ملعون کے مالی معاملات کی شفافیت پر بھی اعتراضات کئے گئے۔

حدیث نمبر: 28

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ»[1].

تَرْجَمَہ: حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (آخر زمانہ میں) جب خلیفہ (یعنی اس وقت کی حکومت کے سربراہ) کا انتقال ہوگا تو (دوسرے سربراہ کے انتخاب یا نامزدگی کے سوال پر اصحاب الرائے لوگوں کے درمیان) اختلاف و نزاع اٹھ کھڑا ہوگا، اسی دوران اہل مدینہ میں سے ایک شخص (مدینہ سے) نکل

---

[1] سنن أبي داود — كتاب المهدي 4286

کر مکہ کی طرف بھاگ جائے گا، مکہ کے لوگ جب اس شخص کے مرتبہ و حیثیت کو پہچانیں اور جانیں گے تو اس کے پاس آئیں گے اور اس کو (گھر سے) باہر نکال کر لائیں گے (تاکہ اس کو اپنا سربراہ اور حاکم بنائیں) وہ شخص اگرچہ (فتنہ کے خوف سے) یہ منصب قبول کرنے کو پسند نہیں کرے گا مگر لوگ (منت سماجت کر کے اس کو تیار کریں گے) اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے، یہ بیعت (خانہ کعبہ میں) حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان عمل میں آئے گی۔

(It is related) on the authority of Umm-e-Salamah رضی اللہ تعالیٰ عنہا who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "Disagreement will occur at the death of a caliph and a man of the people of Madinah will come flying forth to Makkah. Some of the people of Makkah will come to him, bring him out against his will and swear allegiance to him between the Corner (Hajr-e-Aswad) and the Maqam".

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی بیعت بیت اللہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان عمل میں آئے گی۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی نے اپنی پوری زندگی میں باوجود استطاعت کے حج کیا نہ عمرہ۔ ظاہر ہے باوجود طاقت کے اس سعادت سے محروم صرف وہی بدبخت ہو سکتا ہے جس کے ایمان کی جڑیں خشک ہوں۔ اور راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے لکھتا ہے: ہمارا حج تو اس وقت ہو گا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طوافِ بیت اللہ کرے گا[1]۔

[1] ایام الصلح — ص 190 مندرجہ روحانی خزائن — ج 14 ص 416

عقیدہ نزولِ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام میں عقیدہ نزول عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کی علامات کبریٰ میں بیان کیا گیا ہے، پوری امت میں یہ عقیدہ اس تسلسل اور تواتر سے چلا ہے کہ مسلمان کیلئے اس کا انکار کسی طرح ممکن نہیں رہا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کی تقریباً ایک سو سے زائد احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیس سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین روایت کر رہے ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف پیرایوں میں نزول مسیح کی بڑی صراحت سے خبر دی ہے۔ چنانچہ علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا نازل ہونا اور ان کا دجال کو قتل کرنا اہلسنت والجماعت کے نزدیک اس سلسلہ میں وارد احادیث صحیحہ کی بنا پر حق اور صحیح ہے اور عقل و شرع میں اس کے باطل کرنے کیلئے کوئی دلیل موجود نہیں ہے لہٰذا اس کا اثبات واجب اور ضروری ہے[1]۔

حتیٰ کہ یہ صرف اسلامی عقیدہ ہی نہیں ہے بلکہ تمام آسمانی مذاہب کا متفقہ عقیدہ ہے۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ بھی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے منتظر ہیں۔

آیئے تمام آسمانی مذاہب کے متفقہ عقیدہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنما ارشادات کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں۔

---

[1] المنهاج شرح صحيح مسلم للنووي—ج18ص75

حدیث نمبر: 29

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ ﴿سورة النساء 159﴾"[1].

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب ابن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہوں گے صلیب توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے جزیہ ختم کر دیں گے (کیونکہ اس وقت سب مسلمان ہوں گے) اور مال بہتا پھرے گا حتی کہ کوئی اس کا لینے والا نہ ملے گا اس وقت ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر سمجھا جائے گا۔ پھر ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں اگر اس کی تائید میں تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنی موت سے پہلے ضرور بالضرور عیسیٰ (علیہ الصلوۃ والسلام) پر ایمان نہ لائے، اور قیامت کے دن وہ ان لوگوں کے خلاف گواہ بنیں گے۔“

(It is related) on the authority of Abu Hurairah رضی اللہ عنہ who reports the Messenger of Allah صلی اللہ علیہ وسلم to have said: "By Him in Whose Hands my soul is, surely (Jesus,) the son of Mary علیہ السلام will soon descend amongst you and will judge mankind justly (as a Just Ruler); he will break the Cross and kill the pigs and there will be no Jizya (i.e. taxation taken from non Muslims). Money will be in abundance so

[1] صحيح البخاري – كتاب الأنبياء –: 3264

that nobody will accept it, and a single prostration to Allah (in prayer) will be better than the whole world and whatever is in it". Abu Hurairah ﷛ added: "If you wish, you can recite (this verse of the Holy Book): No one will remain from among the People of the Book (Jews and Christians) but will certainly believe in him (i.e Jesus as an Apostle of Allah) before he dies, and on the Day of Doom, he shall be a witness against them".

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی یہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول میں واضح ہے اور حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے اس حدیث کو قرآنی آیت سے مدلّل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی امت حضرت ابو ہریرہ ﷛ کی شان میں گستاخی کیا کرتی ہے۔

حدیث نمبر: 30

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ......فَقَالَ: إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ......فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ[1].

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے تذکرے کے دوران فرمایا: اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھیجیں گے، وہ دمشق کے مشرقی جانب میں سفید مینارہ پر اتریں گے، اس وقت وہ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے......... پھر حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) دجال کی تلاش میں نکلیں گے یہاں تک کہ باب لُد پر دجال کو پائیں گے اور قتل کریں گے۔

(It is related) on the authority of An-Nawwas bin Sam'an ﷛ who reports the Messenger of Allah ﷺ (in a lengthy Hadith) to have

[1] صحیح مسلم — كتاب الفتن وأشراط الساعة: 2937

said: "Allah would send Christ, son of Mary عَلَیْہِ السَّلَام, and he will descend at the white minaret in the eastern side of Damscus wearing two garments lightly dyed with saffron and placing his hands on the wings of two Angels..........He would then search for Anti Christ (Dajjal) until he would catch hold of him at the gate of Ludd and would kill him".

فائدہ: یہ حدیث بھی قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوبارہ نازل ہونے اور دجال کو قتل کرنے کی وضاحت کرتی ہے۔

حدیث نمبر: 31

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ – يَعْنِي عِيسَى – وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ[1].

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اور عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا اور بیشک وہ اتریں گے پس جب تم انہیں دیکھو تو انہیں پہچان لو کہ وہ سرخ وسفید رنگ کے درمیانی رنگ کے مرد ہیں درمیانے قدو قامت کے ہیں گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگرچہ وہ تر نہیں ہوگا پس وہ لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام اقوام مذاہب کو ہلاک کردیں گے سوائے اسلام (اور مسلمانوں) کے اور مسیح دجال کو بھی ہلاک کردیں گے پھر دنیا میں

---

[1] سنن أبي داود—باب خروج الدجال: 4324

چالیس برس تک رہیں گے پھر انتقال کر جائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(It is related) on the authority of Abu Hurairah ﵁ who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "There is no prophet between me and him, that is, Jesus ؑ. He will descent (to the earth). When you see him, recognise him: a man of medium height, reddish fair, wearing two light yellow garments, looking as if drops were falling down from his head though it will not be wet. He will fight the people for the cause of Islam. He will break the cross, kill swine, and abolish jizyah. Allah will perish all religions except Islam. He will destroy the Antichrist and will live on the earth for forty years and then he will die. The Muslims will pray over him".

فائدہ: یہ حدیث بھی نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نازل ہونے کے بعد ان کے کارناموں کو تفصیل سے بیان کرتی ہے، نیز نازل ہونے کے بعد زمین پر آپ کے قیام کی مدت بھی بیان کرتی ہے۔

حدیث نمبر: 32

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ» [1].

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) عادل حکمران اور انصاف کرنے والے امام کی حیثیت سے اتریں گے، وہ ضرور مقام فج روحا سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے اور میری قبر پر ضرور حاضری دیں گے، وہ مجھے سلام کریں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

[1] المستدرك على الصحيحين ج2ص651-4162

(It is related) on the authority of Abu Hurairah ﷺ who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "Eesa (Jesus – peace be upon him) will come down at the end of time as equitable ruler and will wear Ahraam for Hajj or for 'Umrah, or for both from the valley of Rawha, and he will visit my grave and will invoke blessings on me and I will respond to His greeting".

فَائِدَۃ: حضرت عیسیٰ ابن مریم (عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) زمین پر نازل ہونے کے بعد عادل اور منصف حکمران ہوں گے اور حج و عمرہ بھی کریں گے اور روضہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے اور نبی اکرم ﷺ آپ کے سلام کا جواب بھی دیں گے۔ لیکن مرزا ملعون کو نہ حکمرانی ملی اور نہ ہی حرمین کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، جو کہ اس کے جھوٹا ہونے کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر: 33

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ»[1].

تَرْجَمَہ: حضرت انس (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی عیسیٰ ابن مریم (عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) کو پائے اس کو چاہیے کہ وہ انہیں میری طرف سے سلام کہے۔

(It is related) on the authority of Anas ﷺ who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "Those who meet Jesus son of marry, he should invoke blessings on him from me".

فَائِدَۃ: اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے نزول عیسیٰ بن مریم کی خبر دینے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو وصیت بھی کی ہے کہ جو بھی عیسیٰ بن مریم (عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) کو پائے وہ انہیں آپ ﷺ کی طرف سے سلام کہے۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين للحاكم: 8635

حدیث نمبر: 34

جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَجَلَسْنَا، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّحَرِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتَاكُمُ الْغَوْثُ. ثَلَاثًا. فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّ هَذَا لَصَوْتُ رَجُلٍ شَبْعَانَ، وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ: يَا رُوحَ اللهِ، تَقَدَّمْ صَلِّ، فَيَقُولُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي[1].

ترجمہ: اسی اثناء میں حضرت عثمان بن ابی العاص (رضی اللہ عنہ) بھی آگئے، ہم ان کے احترام میں کھڑے ہوگئے، انہوں نے ہمیں بیٹھنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک دن صبح کے وقت ایک منادی آواز لگائے گا اے لوگو! تمہارے پاس فریادرس آپہنچا، لوگ آپس میں کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے آدمی کی آواز ہے، اسی وقت نماز فجر کے قریب حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا نزول ہوگا، مسلمانوں کے امیر امام مہدی (رضی اللہ عنہ) ان سے درخواست کریں گے کہ اے روح اللہ! آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے، وہ فرمائیں گے کہ اس امت کے لوگ ہی ایک دوسرے پر امیر ہیں، لہٰذا ان کا امیر ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائے۔

(It is related) on the authority of Uthman ibn Abi al Aas رضي الله عنه who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said (in a lengthy Hadith): "(when Muslims will be in difficult times in Afeeq) A caller will call out in the late night, just before Fajr: 'O People, rescue has come to

[1] مسند أحمد ج29ص430-432: 17900، قال الهيثمي في المجمع: رواه أحمد والطبراني وفيه علي بن زيد وفيه ضعف وقد وثق وبقية رجالهما رجال الصحيح.

you', he will repeat it three times. People will say to one another: 'indeed that is the voice of a man who is full'. Than Jesus son of Marry will descend at the time of Fajr Prayer, and the leader of the muslims (Imam al Mahdi) will say: 'O Roohullah, go forward and lead the prayer'. Jesus will say: 'in this Nation, some of its members are leadres for the rest, So their Leader (Imam al Mahdi) will step forward and will lead the prayer".

فائدہ: اس حدیث سے بھی حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہما الصلوۃ والسلام) کا نازل ہونا اور فجر کے وقت نازل ہونا واضح ہے۔

حدیث نمبر: 35

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام ❶".

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے دو طبقے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرما دیں گے ان میں سے ایک طبقہ تو وہ ہے جو کہ ہند سے جہاد کرے گا جب کہ دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہما الصلوۃ والسلام) کے ساتھ ہو گا۔

(It is related) on the authority of Thawban, the freed slave of the Messenger of Alla رضي الله عنه who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "There are two groups of my Nation (*Ummah*) whom Allah will free from the Fire: The group that invades India, and the group that will be with 'Isa bin Maryam".

فائدہ: اس حدیث میں اہل اسلام کیلئے دوزخ سے نجات کی خوشخبری ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خوش نصیب امتی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے نازل ہونے کے بعد ان کا ساتھ دیں گے۔

❶ سنن النسائي—كتاب الجهاد—باب غزوة الهند 3175

خروج دجال احادیث کی روشنی میں

چونکہ دجال کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں قتل ہونا روایات صحیحہ سے ثابت ہے، اور مرزا ملعون کے جہنم واصل ہونے کے بعد اب تک دجال کا خروج نہیں ہوا، اس سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا ملعون کا دعویٰ مسیحیت باطل ہے۔ ذیل میں خروج دجال کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنما ارشادات ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر: 36

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا، إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ، أَفْحَجُ، جَعْدٌ، أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ، وَلَا حَجْرَاءَ، فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ، فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ» (1).

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک میں تمہیں دجال کے بارے میں خبر دے چکا ہوں یہاں تک کہ مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ مسیح دجال کئی لوگ ہیں وہ تو پست قد، گھنگریالے بال والا کانا ہے جس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہے نہ تو بہت اونچی اور نہ بالکل اندر گھسی ہے پھر بھی اگر تمہیں (اس کو پہچاننے میں) اشتباہ ہو جائے تو یہ جان رکھو کہ بیشک تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

(It is related) on the authority of Ubadahh ibn as-Samit رضي الله عنه who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: “I have told you

(1) سنن أبي داود—باب خروج الدجال: 4320

so much about the Anti Christ (Dajjal) that I am afraid you may not understand. The Anti Christ is short, hen-toed, woolly-haired, one-eyed, an eye-sightless, and neither protruding nor deep-seated. If you are confused about him, know that your Lord is not one-eyed".

فائدہ: یہ حدیث صراحت کے ساتھ دجال کے خدوخال اور شخصیت پیش کرتی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کسی ملک یا تہذیب کا نام نہیں ہے بلکہ یقینی طور پر ایک انسان کا نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی آزمائش کیلئے کچھ اضافی صلاحیتیں اور حیوانی جبلتیں عطا فرمائی ہیں اور جسے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قتل کریں گے۔

حدیث نمبر: 37

عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: "مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الأَعْوَرَ الكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ"[1].

ترجمہ: حضرت قتادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے انس (رضی اللہ عنہ) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب کے فتنے سے ڈرایا سن لو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

(It is related) on the authority of Anas رضی اللہ عنہ who reports the Messenger of Allah صلی اللہ علیہ وسلم to have said: "There has not been a Prophet who has not warned his people of the one-eyed Iiar (Anti Christ). Know, that he will be one-eyed while your Lord is not one-eyed. It will be inscribed between his eyes Ka fa ra (Kafir)".

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے دجال کے ظاہر ہونے کا متعینہ وقت کسی پر بھی ظاہر نہیں فرمایا بس اس قدر معلوم ہے کہ وہ قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا اور چونکہ قیامت آنے کا متعین وقت

[1] جامع الترمذي—أبواب الفتن: 2245

کسی کو نہیں معلوم ہے اس لئے دجال کے ظاہر ہونے کا متعین وقت بھی کسی کو نہیں معلوم۔ نیز اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ دجال دراصل تباہی و ہلاکت یعنی کفر کی طرف بلانے والا اور کفر کے پھیلنے کا باعث ہو گا نہ کہ فلاح و نجات کی طرف بلانے والا ہو گا، اس سے بچنا اور اس کی اطاعت نہ کرنا واجب ہو گا در حقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے حق میں ایک بڑی نعمت ہے کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کفر کا لفظ نمایاں ہو گا جس سے ہر صاحب ایمان کو اس کے مکر و فریب سے بچنے میں آسانی ہو گی۔

حدیث نمبر: 38

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: "الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ"❶.

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: دجال مشرق میں ایک جگہ سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے، اس کے پیچھے ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔

(It is related) on the authority of Abu Bakr As Siddiqu رضي الله عنه who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: “The Anti Christ (Dajjal) will emerge from a land of the east called Khurasan, and will be followed by people with faces like hammered shields”.

فائدہ: قربان جایئے خاتم النبیین ﷺ پر کہ کتنے واضح الفاظ میں فتنوں کی نشاندہی اور ان سے بچنے کی تدابیر بتائی ہیں، اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی نشاندہی کر دی ہے کہ جس

❶ جامع الترمذي—أبواب الفتن: 2237

سے ہمیں فتنوں کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اللہ رب العزت ہم سب کی فتنۂ دجال اور اس کے مقدمات سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

حدیث نمبر: 39

عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ، سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ» [1].

ترجمہ: حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہو جائیں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔

(It is related) on the authority of Anas bin Malik رضی اللہ عنہ who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "The Anti Christ (Dajjal) would be followed by seventy thousand Jews of Isfahan wearing Green (Persian) shawls".

فائدہ: بخت نصر نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہو گئے تھے، اور یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا خاص مقام ہے، اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے ساتھ اصفہان سے ستر ہزار یہودی ہوں گے۔

حدیث نمبر: 40

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ» [2].

---

[1] صحیح مسلم — کتاب الفتن وأشراط الساعة: 2944

[2] صحیح مسلم — کتاب الصلاة المسافرین وقصرها: 809

ترجمہ: حضرت ابو درداء (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سورت کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرلے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

(It is related) on the authority of Abu Darda' رضی اللہ عنہ who reports the Messenger of Allah ﷺ to have said: "If anyone learns by heart the first ten verses of the Surah al-Kahf, he will be protected from the Anti Christ (Dajjal)".

فائدہ: اس روایت میں سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات بیان کی گئی ہیں، اور ایک روایت میں آخر کی دس آیات کا تذکرہ ہے، ان آیات کی تلاوت میں کچھ ایسی تاثیر اور برکت ہے کہ جب ساری دنیا دجال کی دھوکہ بازیوں اور شعبدہ طرازیوں سے متاثر ہو کر اس کی خدائی تک تسلیم کر چکی ہو گی اس سورت کی تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی حصار میں ہو گا اور یہ دجالی فتنہ اس کے دل و دماغ کو متاثر نہ کر سکے گا۔ نیز مستند روایتوں میں یہ بھی ہے کہ جو بندہ جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھتا ہے وہ اگلے جمعہ تک نور اور روشنی میں رہتا ہے۔

لہٰذا اہل ایمان کو چاہئے کہ یا تو پوری سورۂ کہف حفظ کر لیں یا کم از کم اس کی پہلی دس اور آخری دس آیات یاد کر لیں تا کہ دجال کے خروج کے وقت ان کی تلاوت ہر ایک کیلئے ممکن ہو۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ختم نبوت کا کام، شفاعتِ سیّد الاآخرین ﷺ کا ذریعہ :

حضرت علامہ سیّد محمد انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ اپنے حلقہ علمی میں بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے:
میں یہ بات علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ:

- حدیث کی خدمت بھی اللہ کی دین ہے۔
- قرآن کی خدمت بھی بہت اہم خدمت ہے۔
- تفسیر کی خدمت بھی بہت بڑی سعادت ہے۔
- فقہ کی خدمت بھی بہت بڑی نعمت ہے۔
- تبلیغ کرنا بھی بہت اچھا کام ہے

✔ لیکن تحفظ ختم نبوت، سرکار دوعالم ﷺ کی ذات کا تحفظ ہے۔

باقی چیزیں: اقوال کا تحفظ ہیں، اعمال کا تحفظ ہیں، افعال کا تحفظ ہیں، سیرت کا تحفظ ہیں، لیکن ذات کا تحفظ ان سب سے اولی اور افضل ہے۔

جس شخص نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایک گھنٹہ بھی کام کر لیا، اسے حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔

بروایت مولانا محمد مکی حجازی (مدرس حرم مکی)

”بیت اللہ کے سائے میں“

ہفت روزہ ضرب مومن 2 تا 8 نومبر 2007ء